السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صحابہ کرام نے جب فتوحات کیں اور غیر ممالک میں گئے تو کیا یہ ثابت ہے کہ انہوں نے غیر عربی زبان میں خطبہ دیا ہو، مع حوالہ اس کا جواب دیں، ہماری تائید میں کچھ دلائل بھی ذکر ہو تو اور زیادہ مناسب ہے؟ (عبدالخالق رحمانی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ کسی تاریخی یا حدیثی روایت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ صحابہ کرام نے فتوحات ایرانی ومصری ورومی کے زمانہ میں ان ممالک کے اندر انہیں ملکوں کی مروج زبانوں میں جمعہ کا خطبہ دیا ہو۔ لیکن یہ امر......... مانعین خطبہ بزبان عجم کو مفید نہیں، بچند وجوہ:

وجہ اول: عدم نقل، عدم وقوع وعدم ثبوت کی مستلزم نہیں، اور نہ اس کا مقتضی ہے۔

وجہ ثانی: جس طرح غیر عربی میں جمعہ کا خطبہ دینا منقول نہیں، اسی طرح عربی میں بھی منقول نہیں، ومن ادعی ذلک فعلیہ البیان ودونہ قلل الجبال خلاصہ یہ کہ دونوں مسکوت عنہ ہیں۔

وجہ ثالث: امام ابوحنیفہ کے نزدیک نماز میں قراءۃ قرآن غیر عربی زبان میں بغیر عجز کے، یا بصدق عجز جائز ہے۔ حالاں کہ یہ کسی حدیث سے ثابت ہے اور نہ صحابی یا بعی سے منقول ہے۔ نہ عملاً نہ افتاء وقولاً۔ معلوم ہوا کہ ہر چیز کے ثبوت کے لیے نقل وذکر ضروری نہیں ہے۔

وجہ رابع: اگر ہر واقعہ کے لیے نصا قول نبی ﷺ یا اثر صحابی ضروری ہے، تو ادلہ اربعہ سے قیاس کو خارج کر دینا چاہیے اور اجتہاد واستنباط کا دروازہ پہلے اور آئندہ ہمیشہ بند رہنا چاہیے۔ اور اگر قیاس واجتہاد واستنباط دلیل شرعی ہے، تو خاص مسئلہ جمعہ میں کیوں نص نبوی یا اثر صحابی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

وجہ خامس: خطبہ جمعہ ہر حدیث میں ''خطبہ،، کا اطلاق کیا گیا ہے کما سیأتی اور لغت میں ''خطبہ،، کہتے ہیں: تخاطب ومراجعت فی الکلام اور وعظ وپند کو (مفردات القرآن وغیرہ)، اور وعظ وپند بغیر سامعین کی زبان کے وعظ وپند نہیں ہے۔ لخلوہ عن مقصودہ، وہو الإفہام والتفہیم والتبلیغ والتنبیہ والترغیب والترہیب.

وجہ سادس: حدیث مسلم میں ہے: '' وکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما، یقرأ القرآن ویذکرالناس،، وفی روایۃ: ''یعظم،، معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ میں آنحضرت ﷺ تذکیر ووعظ کرتے تھے یعنی: خطبہ تذکیر ووعظ تھا۔ اور تذکیر ووعظ بغیر کی زبان ناممکن ہے۔

کو خطبہ جمعہ میں ترک تکبیر وترک **وجہ سابع:** آنحضرت ﷺ نے سلیک غطفانی کو ان کی (سامع کی) زبان میں تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم دیا، جسے انہوں نے سمجھا اور سمجھ کر حکم کی تعمیل کی، اور آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان نے معذرت کی۔ معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ محض عبادت نہیں ہے۔ نماز کی طرح جس میں تخاطب ومراجعت ممنوع ہے، پس ہر خطبہ جمعہ سامع کو اس کی زبان میں تبلیغ وتنبیہ کر سکتا ہے، محض غسل پر تنبیہ فرمائی، حضرت عثمان اس لیے کہ وہ خطیب ہے، اور سامع سامع ہے خواہ وہ عرب ہوں یا عجم۔

وجہ ثامن: جب آنحضرت ﷺ سے سامع کی زبان میں تذکیر وتبلیغ وعظ ونصیحت خطبہ جمعہ میں ثابت ہے، اور خطیب نائب رسول اور مطیع رسول ہے، تو اس نائب کے لیے بحکم آیت لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:21) خطبہ جمعہ میں تذکیر ووعظ بزبان سامعین جائز ہونا چاہیے کیوں کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس تذکیر کا اختصاص کسی دلیل سے ثابت نہیں۔

ﷺ مبین قرآن تھے، اور یہ وظیفہ تبیین کسی حال اور کسی خطبہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ تبیین مستلزم افہام وتفہیم کے ہے، پس اگر اس بیان سے فہم وتلقی حاصل نہ ہو، تو وہ بیان، **وجہ تاسع:** آنحضرت بیان نہیں ہے، علماء وخطباء وارث ونائب رسول ہیں، پس ان کا وظیفہ بھی ہر خطبہ میں قرآن کی تبیین وتشریح ہونا چاہیے۔ اور یہ تبیین تشریح بغیر مخاطب کی زبان کے ناممکن ہے۔

وجہ عاشر: اہل قباء کا مسجد نبوی میں جمعہ کے دن علی سبیل التناوب آکر خطبہ جمعہ محض تلقی احکام وتفقہ فی الدین ہی کے لیے تو تھا۔

معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ میں حضور وشرکت تلقی واخذ احکام کے لیے ہے۔ اور یہ عجم میں اسی وقت ممکن ہے جب خطبہ غیر عربی میں دیا جائے۔

وجہ حادی عشر: جمعہ کے خطبہ کے لیے کسی زبان (عربی) کی خصوصیت نہیں من ادعی ذلک فعلیہ البیان، امام ابوحنیفہ کی مرجوع عنہ روایت کے مطابق قراءۃ قرآن بزبان غیر عربی نماز میں بغیر عجز کے جائز ہے۔ اور ان کے شاگرد نوح بن ابی مریم (منکرالحدیث، متروک الحدیث، واضع احادیث فی فضائل القرآن) کی روایت مرجوع الیھا کے مطابق صرف بصورت عجز جائز ہے۔ اور یہی حکم خطبہ جمعہ کا بھی ہے (شامی 1 757، وہدایہ 1 86،

وتوضیح تلویح بحث تعریف قرآن)۔

معلوم ہواکہ امام صاحب نے نزدیک نماز کےلیے یاخطبہ کےلیے عربی زبان کی خصوصیت نہیں ہے۔ باقی رہایہ شبہ کہ اگر خطیب عربی زبان میں خطبہ سے عاجز ہوتو عربی میں کہہ سکتا ہے۔ اس سے کہاں یہ ثابت ہواکہ قدرت کے وقت بھی عربی میں دے سکتا ہے۔

اس کاجواب یہ ہے کہ عجز عام ہے قول لذاتہ ہویالغیرہ (عدم فہم سامعین) پس جیسے صورت اول میں عجز متحقق ہے اسی طرح صورت ثانی میں بھی۔ اس لیے دونوں صورت میں غیر عربی میں خطبہ جائز ہوگا۔

وجہ ثانی عشر: آیت ''فاسعوالی ذکراللہ،، (الجمعہ:9) پس لفظ ''ذکر،، سے مراد ذکر شرعی ہے جس کا بیان آنحضرت ﷺ نے اپنے فعل و عمل سے امت کےلیے کردیا ہے۔ یعنی: ذکر سے مراد تذکیر و تبلیغ ہے جو بغیر سامع کی زبان کے لغو و کالعدم ہے۔ پس خطبہ جمعہ نام رکھنا چند یا دو ایک عربی میں کلمہ ذکر الہی کا۔ فعل نبوی سے ثابت شدہ تفسیر کے صریح خلاف ہے۔

وجہ ثالث عشر: عدم نقل خطبہ جمعہ بزبان غیر عربی از صحابہ قرینہ و دلیل تعیین عربی اس لیے بھی نہیں ہے کہ احتمال قوی ہے اس امر کاکہ مقاصد خطبہ جمعہ و فعل نبوی (وعظ و تذکیر، افہام و تفہیم) کی وجہ سے صحابہ بعد فتوحات علماء عجم کو خطیب جمعہ مقرر کردیتے رہے ہوں، تاکہ وہ اپنی زبان میں سامعین کو خوب تبلیغ وتذکیر کرسکیں۔ والاِحتمال کاف فی إبطال ہذا الدلیل (أی عدم النقل)، وہذا القدر یکفی لمن تأمل فی ہذہ المسئلۃ بإمعان النظر، ولو أمعنت النظر وتأملت بالتأمل الصادق یا أخی، لاتضح لک الحق وانکشف الأمر فلا حاجۃ إلی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 406

محدث فتویٰ